سوال

(166) کروٹ پر لیٹنا بعد سنت فجر کے فرض ہے یا واجب

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومقتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ کروٹ پر لیٹنا بعد سنت فجر کے فرض ہے یا واجب یا سنت یا مستحب۔ ینوا بالدلیل توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جاننا چاہیے کہ سنت فجر کے بعد داہنی کروٹ پر لیٹنا آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے اور ترک بھی ثابت ہے تو یہ فعل مستحب ہوا کیونکہ مستحب اسی فعل کو کہتے ہیں جس کو آنحضرت ﷺ نے کبھی کیا ہو اور کبھی چھوڑ دیا ہو۔ عن [1] عائشة قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا صلی رکعتی الفجر اضطجع علی شقہ الایمن رواہ البخاری پس معلوم ہوا کہ اس فعل کو فرض یا واجب کہنا صحیح نہیں ہے اسی طرح اس فعل کو بدعت کہنا بھی صحیح نہیں ہے کیونکہ جب آنحضرت ﷺ سے ترک بھی ثابت ہے تو واجب یا فرض کیونکر ہو سکتا ہے واجب وفرض کا ترک تو ناجائز ہے چنانچہ بخای نے عدم وجوب کے لیے ایک باب منعقد کیا ہے۔ (ترجمہ) ''جو آدمی صبح کی سنتوں کے بعد باتوں میں مشغول ہو جائے اور لیٹے نہیں'' اس ترجمہ باب میں اشارہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ صبح کی سنتوں کے بعد نہیں لیٹا کرتے تھے اس سے ائمہ نے دلیل لی ہے کہ یہ لیٹنا واجب نہیں ہے اور ابوہریرہؓ کی حدیث میں جو اثبات ہے اس سے استحباب ثابت ہوتا ہے۔''

اور ابوداؤد وغیرہ میں جو بصیغہ امر ارشاد فرمایا ہے تو ضرور ہوا کہ اس امر سے استحباب مراد ہو ورنہ حدیث ماقبل سے تطبیق کیونکر ہوگی اور اسی طرح جب آنحضرت ﷺ سے یہ فعل ثابت ہے تو بدعت کیونکر ہو سکتا ہے پس جن بزرگان دین سے اس فعل کا انکار ورد ثابت ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کو یہ حدیث نہیں ملی ورنہ کوئی مسلمان آنحضرت ﷺ کے فعل کا کیونکر رد کر سکتا ہے چہ جائے کہ بزرگان دین واما [2] انکار ابن مسعود الاضطجاع وقول ابراہیم النخعی ہی ضجعة الشیطان کما اخرجھما ابن ابی شیبہ فھو محمول علی انہ لم یبلغھما الامر بفعلہ کذا فی فتح الباری اور یہ جو بعض نے کہا ہے کہ یہ فعل تہجد خوان کے ساتھ خاص ہے۔ یہ بات بلا دلیل ہے تخصیص بلا دلیل نہیں ہو سکتی۔ کما لایخفی واللہ اعلم قد غفر العاجز محمد یسین الرحیم آبادی ثم العظیم آبادی عفی عنہ سئیاتہ الحبیب مصیب محمد حسین خان خورجوی جواب ہذا صحیح ہے مستحب کو بدعت کہنا نہایت مذموم ہے۔ (سید محمد نذیر حسین)

---

[1] رسول اللہ ﷺ جب صبح کی دو سنتیں پڑھتے تو اپنی دائیں جانب پر لیٹ جاتے حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھتے تو اگر میں جاگ رہی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے ورنہ آپ لیٹ جاتے یہاں تک کہ صبح کی اذان ہو جاتی۔

[2] عبداللہ بن مسعودؓ اور ابراہیم نخعی نے جو صبح کی سنتوں کے بعد لیٹنے کا انکار کیا ہے تو وہ اس وجہ سے کہ ان کو اس کا ثبوت نہیں پہنچا۔

فتاوی نذیریہ

جلد01